نمبر ۱۳۹ | مورخہ ۲؍ جون سنہ ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۳؍ محرم سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے بخیر و عافیت ہیں ٭

۳۱؍ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محلہ دارالرحمت میں شیخ نیاز محمد صاحب اور بھائی محمود احمد صاحب کے مکانات کی بنیادیں رکھیں۔ اور دعا فرمائی ٭

۳۰؍ مئی۔ مقامی انصار اللہ کا چھٹا تبلیغی وفد جو ۱۶ اصحاب پر مشتمل تھا۔ میدان تبلیغ میں روانہ کیا گیا ٭

۳۰؍ مئی علاقہ افغانستان کا ایک سیاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت کے لئے آیا۔ اور حضور سے ملاقات کی ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خلاف نفس اعمال صالحہ کا اجر

"یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقت کے ختم ہونے سے وہیں ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے۔ اور عبادات عبادات نہیں رہتیں۔ بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں۔ سو حالت قبض جو بے ذوقی اور بے مزگی سے مراد ہے۔ یہی ایک ایسی مبارک حالت ہے۔ جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے۔ ہاں بے مزگی کی حالت میں اعمال صالحہ کا بجا لانا نفس پر نہایت گراں ہوتا ہے۔ مگر ادنےٰ خیال سے اس گرانی کو انسان اٹھا سکتا ہے جیسے ایک مزدور جو خوب جانتا ہے۔ کہ اگر میں نے آج مشقت اٹھا کر مزدوری نہ کی۔ تو پھر رات کو فاقہ ہے۔ اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے کہ میں نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی۔ تو پھر گزارہ ہونا مشکل ہے۔ اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ فلاح آخرت بجز اعمال صالحہ کے نہیں۔ اور اعمال صالحہ وہ ہوں۔ جو خلاف نفس ہوں۔ اور مشقت سے ادا کئے جائیں۔ اور عادت اللہ اسی پر جاری ہے۔ کہ جس کام کے لئے مصمم عزم کیا جائے۔ اس کے انجام کے لئے طاقت مل جاتی ہے۔ سو مصمم عزم اور عہد واثق سے اعمال کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور نماز میں اس دعا کو پڑھتے ہیں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ الخ بہت خضوع اور خشوع سے زور لگانا چاہیئے۔ اور بار بار پڑھنا چاہیئے۔ انسان بغیر عبادت کچھ چیز نہیں۔ بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے۔ اور شر البریہ ہے وقت گزر جاتا ہے۔ اور موت درپیش ہے۔ اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گزر گیا۔ وہ ناقابل تلافی اور بخت حسرت کا مقام ہے۔ دعا کرتے رہو۔ اور تھکو مت۔ اِنَّهٗ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

(الحکم ۳۰۔ جون سنہ ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

عہدہ داران جماعت احمدیہ دروش

جماعت احمدیہ دروش نئی قائم ہوئی ہے۔ جس کے پریذیڈنٹ منشی محمد حسین صاحب اور فنانشل سکرٹری جمعدار محمد عالم صاحب مقرر ہوئے ہیں ۔ ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ گجرات کے انصار اللہ

۲۲- مئی - انصار اللہ کا پہلا وفد جو مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل تھا مضافات میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ چودری بشیر احمد صاحب صادق۔ میاں محمد اشرف صاحب۔ ملک فضل الرحمٰن صاحب۔ ملک بشارت ربانی صاحب۔ میاں احمد الدین صاحب۔ روانگی سے پہلے چوہدری احمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات کے مکان پر احباب جماعت جمع ہوئے۔ جہاں وفد کو مناسب ہدایات دے کر دعا کے بعد روانہ کیا گیا۔ وفد مغرب کی نماز کے وقت موضع شادیوال پہونچا۔ جہاں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اور صداقت احمدیت پر تقاریر ہوئیں غیر احمدی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ (نامہ نگار)

درخواست ہائے دعا

۱- اہلیہ ام ہدایت ابھی تک بیمار ہسپتال میں ہے۔ بچہ قادیان میں دائی کا دودھ پیتا ہے۔ عاجز کبھی یہاں کبھی وہاں مصرف کثیر اور پریشانی۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشے۔ پردہ پوشی فرمائے اور اہلیہ کو صحت اور عافیت کے ساتھ جلد قادیان پہونچائے۔ المخطی۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ ۔

۲- آنریری لفٹیننٹ سردار محمد ایوب خان بہادر او-بی-آئی ایڈیکانگ صاحب بہادر گورنر یو-پی عرصہ دو تین ماہ سے سخت امراض میں مبتلا ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اُن کی جلد صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں خاکسار محمد صاحبداد خاں مراد آباد ۔

۳- تمام احمدی دوستوں سے عرض ہے۔ کہ عاجز کی صحت کامیابی۔ اور مشکلات کے حل ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ محمد عبد اللہ قلعہ پھلور۔

۴- عاجز عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار راجہ غلام محمد خان چک امبریح کشمیر

۵- مستری احمد الدین صاحب کی ٹانگ پر چار، پانچ سال سے زخم ہے۔ اپریشن کرانے والے ہیں۔ نیز انہیں اور بھی مشکلات ہیں دعا کی جائے۔ بابو محمد اسماعیل صاحب کلرک والٹن ٹریننگ سکول بھی بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار مرزا محمد حسین ترگڑی

۶- میرے مستقل ہونے کا تا حال فیصلہ ہو کر کوئی حکم نہیں آیا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام محمد اختر

۷- منشی محمد بخش صاحب بھدرواہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ایم غلام نبی ریاسی ریاست جموں

۸- خاکسار بعارضہ یرقان بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد بشیر انبالہ ۔

۹- راجہ ملک امان خان صاحب احمدی بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے خاکسار محمد رحمت اللہ خان کشمیر

۱۰- خاکسار نے اس سال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار مبارک احمد۔

اعلان نکاح

۳- مئی مولوی عبد المجید صاحب مولوی فاضل بی-اے کا نکاح حمیدالنسا خانم بنت مولوی عبد الرشید خان صاحب ٹیکس سپرنٹنڈنٹ بنارس کے ساتھ تین ہزار پچیس روپیہ مہر پر اس عاجز نے بمقام بنارس پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ مبلغ پانچ روپے غریب فنڈ کے لئے روانہ کرتا ہوں۔ خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی ۔

ولادت

۱- ۲۱- مئی ۱۹۳۱ء اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں سے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نام حیات عمر رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم مولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور عمر دراز کرے۔ خاکسار محمد سعید احمدی از سرگودھا۔

۲- ۹ مئی پیر محمد اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بسال کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ بخشا۔ اللہ تعالیٰ نیک اور عمر دراز کرے (اکمل)

دعائے مغفرت

۱- میری والدہ صاحبہ کا مورخہ ۲۶- اپریل ۱۹۳۱ء بروز اتوار انتقال ہوگیا۔ مرحومہ بہت مخلص اور پرہیزگار تھیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار فضل حسین احمدی۔ تو ینکے۔ ضلع گوجرانوالہ

۲- عاجز کا لڑکا محمود احمد ۱۱- مئی بقضائے الٰہی فوت ہوگیا جملہ احمدی احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار سید نور الحق۔ شاہ ڈھنڈ ضلع پشاور۔

۳- میری لڑکی عاشق سلسلہ احمدیہ۔ پابند صلوٰۃ عمر ۹ سال ۲۷- اپریل فوت ہوگئی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر رحمت علی سب اسسٹنٹ سرجن راجپور ۔

۴- میرا لڑکا محمد احمد بقضائے الٰہی فوت ہوگیا ہے۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمائیں ۔ خاکسار شرف دین چاہ احمدیاں تو الہ الطمان

۵- میرے دوست مسمی اللہ دین صاحب احمدی سکرٹری جماعت احمدیہ بارموسے فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم بہت مخلص۔ نوجوان اور دیندار آدمی تھے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ احمد دین بارموسے ضلع گجرات

۶- بھائی جلال دین صاحب ۲- مئی ۱۹۳۱ء فوت ہوگئے ہیں۔ دعائے مغفرت فرمائی جائے۔ خاکسار رسول بخش موضع ننگل زیرہ

۷- ہماری جماعت کے ایک پرانے دوست شیخ رحمت علی صاحب جو اولین میں سے تھے۔ فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی جائے۔ خاکسار محمد عبد اللہ مولوی فاضل۔ ڈیرہ بابا نانک۔

۸- مولوی محبوب خاں صاحب کے بڑے صاحبزادے عبد الحکیم صاحب جو علیگڑھ کالج سے ایف- اے کا امتحان دے کر آئے تھے۔ یکایک فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک جوان صالح اور متقی تھے۔ احمدیت کا جوش رکھتے تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں خاکسار محمد ظریف سوگھیر

۹- ۸- مئی ڈاکٹر یعقوب خاں وٹرنری انسپکٹر پنشنر جو کہ محمد یوسف خان صاحب امرکیہ والے کے والد ہیں۔ فوت ہوگئے مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خادموں سے تھے۔ نہایت مخلص متقی سلسلہ کے جوشیلے خادم تھے۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد المغنی مسجد احمدیہ نیا محلہ شہر جہلم ۔

۱۰- میری بیوی طاہرہ بیگم صاحبہ عمر ۱۹ سال ۲۶- اپریل کو فوت ہوگئی ہیں۔ مرحومہ کا دو سال کا بچہ ہے۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار مرزا محمد حسین ترگڑی۔

۱۱- جماعت احمدیہ نعیرہ کے سیف علی صاحب ۲۰- اپریل فوت ہوگئے ہیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبد العزیز ککلیانہ گجرات

ندائے ایمان نمبر ۳ کے متعلق اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تحریر فرمودہ تبلیغی اشتہار ندائے ایمان نمبر ۳- اپنے اثر کے لحاظ سے جس قدر ضروری اور اہم ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی اشاعت کی طرف احباب نے پوری توجہ نہیں کی۔ اور بہت سی کاپیاں ابھی تک دفتر میں موجود ہیں۔ احباب کرام کو یہ اشتہارات ان ہدایات کے مطابق تقسیم کرنے چاہئیں۔ جو ابتداء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دی تھیں۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جو اصحاب پہلے ندائے ایمان ۱ و ۲ پڑھ چکے ہیں۔ ان تک ۳ بھی ضرور پہنچ جائے۔ کیونکہ ایک خاص ترتیب کے ماتحت یہ شائع ہو رہے ہیں۔ اور ان کا پورا اثر اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ مسلسل مطالعہ میں آئیں۔ پس احباب کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے اور تبلیغی اشتہارات نظارۃ دعوۃ التبلیغ سے منگا کر ان کی تقسیم کا مناسب انتظام کرنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ جون ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس کے متعلق

وائسرائے ہند کی خدمت میں ضروری تجاویز

از ناظر صاحب امور خارجہ جماعت احمدیہ قادیان

یور اکسیلنسی!

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے دوسرے اجلاس کا وقت پھر قریب آرہا ہے۔ اور سُنا جاتا ہے۔ کہ اُس کے نمائندوں کے متعلق پھر غور ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل اُمور جناب کی توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں:۔

انتخاب نمائندگان کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کا مشورہ

پچھلے سال جب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے نمائندوں کا انتخاب ہوتا تھا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے جناب کے عالی شان پیش رو لارڈ ارون کو توجہ دلائی تھی۔ کہ اگر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس فی الواقعہ مختلف جماعتوں اور حکومت کے درمیان باہمی سمجھوتہ کے لئے منعقد کی جارہی ہے۔ تو اس کے نمائندوں کا انتخاب خود ان جماعتوں کی طرف سے ہونا چاہیئے۔ جنہیں حق نمائندگی دیا گیا ہے۔ ورنہ یہ خیال کیا جائے گا۔ کہ گورنمنٹ اپنے مطلب کے نمائندے منتخب کرکے بھیج رہی ہے۔ اور خواہ کیسے ہی لائق آدمی چُنے جائیں۔ ان کا انتخاب اس اعتراض سے بالا نہیں سمجھا جائے گا۔ لارڈ ارون کی طرف سے ان کے پرائیویٹ سیکرٹری نے جواب میں لکھا تھا۔ کہ موقعہ پر آپ کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ لیکن افسوس کہ وُہ اپنے مشیر کاروں کے خلاف اس مشورہ پر عمل نہ کرسکے۔ گو یہ مشورہ نہایت معقول تھا۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال اور مولانا شفیع داؤدی

اس طریق انتخاب کی وجہ سے پہلی غلطی یہ ہُوئی۔ کہ پنجاب سے سر محمد اقبال اور بہار سے مولانا شفیع داؤدی جیسے لوگ اس انتخاب سے رہ گئے۔ حالانکہ یہ دونوں صاحب نہ صرف اپنے صوبہ میں۔ بلکہ تمام ہندوستان میں خاص اثر رکھنے والے لوگ ہیں۔ اور مسلمانان ہندوستان کو اُن پر کامل اعتماد تھا۔ اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں صاحبان کے متعلق صوبہ جاتی حکومتوں کی معرفت بھی اور براہ راست حکومت ہند میں بھی کوشش کی۔ کہ ان دونوں صاحبوں کو ضرور اس مجلس کا نمائندہ بنانا چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ باوجود لفظاً اظہار ہمدردی کے عملاً اس طرف قدم نہ اٹھایا گیا۔ بعد میں واقعات نے ظاہر کردیا کہ حکومت نے اس میں غلطی کی تھی۔ اور اب ہم کو پرائیویٹ ذرائع سے معلوم کرکے خوشی ہُوئی ہے۔ کہ اس دفعہ کم سے کم ڈاکٹر سر محمد اقبال کے متعلق گورنمنٹ نے تلافی کر دی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مولانا شفیع داؤدی کے متعلق بھی وُہ اپنی سابقہ کوتاہی کی تلافی کردے گی۔

افسوسناک افواہ

جہاں ہمیں اس تلافی پر اگر ہمارا ذریعہ خبر رسانی درست ہے خوشی ہے۔ وہاں ہمیں اس افواہ پر اگر وُہ درست ہے۔ تو افسوس بھی ہے۔ کہ گورنمنٹ اس امر پر بھی غور کر رہی ہے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا نام اس دفعہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے نمائندوں میں نہ رکھا جائے۔ اس خیال سے نہیں۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہماری جماعت کے ایک فرد ہیں۔ کیونکہ سیاسیات میں ہم کسی فرقہ بندی کے قائل نہیں۔ اور ہمارے سیاسی خیالات کلّی طور پر جمہور مسلمانوں سے متفق ہیں۔ بلکہ اس خیال سے کہ چودھری صاحب ان چند افراد میں سے ہیں۔ کہ جو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے صرف اپنی شہرت کو سلامت لیکر ہی نہیں آئے۔ بلکہ اپنے کام کی وجہ سے زیادہ مقبول ہوکر آئے ہیں۔ ہم اس خبر کو سُن کر نہایت حیران ہُوئے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام مسلمان خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس خبر کو سُن کر حیران ہونگے۔ اور افسوس کرینگے۔

پنجاب اور بنگال کے نمائندوں میں اضافہ کی ضرورت

زیادتی کے رنگ میں نمائندوں میں تبدیلی تو ایک ضروری چیز تھی اور پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کا یہ حق تھا۔ جسے وُہ بار بار طلب بھی کرتے رہے ہیں۔ کہ ان کی طرف سے زیادہ نمائندے مقرر کئے جائیں۔ لیکن یہ کوئی تلافی نہیں ہے۔ کہ ایک حقدار کو مقرر کرکے دوسرے کو الگ کر دیا جائے۔ یا یہ کہ ایک شخص کو جس نے اچھا کام کیا ہے۔ ہٹا کر کسی اور شخص کو مقرر کر دیا جائے۔ پنجاب اور بنگال مسلمانوں کے دو اکثریت کے صُوبے ہیں۔ اور ان دونوں صُوبوں کے اہم مسائل کے حل پر ہندوستان کی آزادی کے سوال کا حل منحصر ہے۔ پس ضروری ہے کہ کم سے کم چار چار نمائندے ان دونوں صوبوں کی طرف سے ہوں۔ لیکن اگر پہلے کی طرح ان صُوبوں کی نمائندگی ناکافی رکھی گئی تو کبھی بھی مسئلہ ہند کا تسلی بخش حل نہ ہوسکے گا۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو نامزد نہ کرنیکی وجہ

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو اس دفعہ نامزد نہ کرنے کی صرف ایک ہی وجہ بتائی جاسکتی ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ وُہ ایک سرکاری مقدمہ میں پیرو کار ہیں۔ لیکن جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کبھی بھی یہ ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ کہ وُہ اس مقدمہ کی وجہ سے کانفرنس میں شامل نہیں ہوسکیں گے۔ یا نہیں ہونگے۔ اگر وُہ اپنے ذاتی منافع کو قومی کام پر مقدم کریں۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ وُہ واقعہ میں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی نمائندگی کے اہل نہیں ہیں۔ لیکن ہم ذاتی علم کی بناء پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وُہ اپنے مالی فوائد کو مسلمانوں کے کام کی خاطر قربان کرنے سے ہرگز دریغ نہیں کرینگے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ پچھلے سال جبکہ مسلمان نمائندوں میں سے قریباً نصف وزارت کے عہدہ کے لئے ان کا نام لے رہے تھے۔ اگر اس امر کو مقدم سمجھا گیا۔ کہ وُہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شامل ہوں۔ تو کیوں جب وُہ وقت گزر گیا ہے۔ صرف ایک مقدمہ کے لئے جس کے لئے پہلے سے ہی یہ انتظام کر لیا گیا تھا۔ کہ اگر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس پر انہیں جانا ہو۔ تو اس کام میں حرج واقعہ نہ ہو۔ انہیں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی شمولیت سے محروم رکھا جانے کی تجویز ہے۔ درحقیقت اگر ایسا ہُوا۔ تو کوئی شخص یہ نہیں سمجھے گا۔ کہ انہیں اس مقدمہ کی وجہ سے نہیں بھیجا گیا۔ کیونکہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا کام مقدمہ وصلی سے بہرحال مقدم ہے۔ بلکہ لوگ یہی نتیجہ نکالیں گے۔ کہ یا تو گورنمنٹ نے مسلمانوں کو ایک قابل نمائندہ کی خدمات سے محروم کرنے میں کوئی فائدہ دیکھا ہے۔ یا بعض خود غرض لوگوں کے دباؤ سے اس نے انہیں خدمت سے محروم کر دیا ہے۔

درحقیقت اسی قسم کے خطرات تھے۔ جن کی وجہ سے پچھلے سال امام جماعت احمدیہ زور دیتے تھے۔ کہ نمائندے خود مختلف جماعتوں کی طرف سے منتخب ہونے چاہئیں۔ نہ کہ گورنمنٹ کی مرضی پر۔

مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کے لئے کیا کرنا چاہیئے

لیکن تعجب ہے۔ کہ گورنمنٹ نے جس امر کو تعاونیوں کے حق میں قبول نہ کیا۔ اس کو عدم تعاونیوں کے حق میں قبول کرکے کانگرس کے نمائندہ مسٹر گاندھی کو کانگرس کی مرضی کے مطابق راؤنڈ ٹیبل کانفرنس

کے لئے نامزد کر دیا۔ اور اس طرح اپنے عمل سے لوگوں کو یہ کہنے کا موقعہ دیدیا کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں سوائے گورنمنٹ اور کانگرس کے کسی جماعت کے حقیقی نمائندے شامل نہیں ہیں۔ چونکہ ابھی وقت ہے۔ کہ مندرجہ بالا نقائص کی اصلاح کی جائے۔ اس لئے میں جناب گورنمنٹ کو باادب توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کے لئے ضروری ہے۔ کہ :۔

(۱) ڈاکٹر سر محمد اقبال اور مولانا شفیع داؤدی کے نام نئی لسٹ میں شامل کئے جائیں ؛

(۲) بنگال اور پنجاب کی طرف سے کم سے کم چار چار مسلمان نمائندے لئے جائیں۔ جن میں سے دو۔ دو لوکل کونسلوں میں سے اور دو۔ دو۔ دوسرے لوگوں میں سے ہوں ؛

(۳) جو لوگ پہلے نمائندے ہو چکے ہیں۔ ان کو ہٹا کر لوگوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ کہ گورنمنٹ نہیں چاہتی۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے کام کرنے والے نمائندے جائیں ؛

(۴) بالخصوص چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی نسبت ہم کہتے ہیں۔ کہ انہیں مقدمہ دہلی کی وجہ سے نہ روکا جائے۔ کہ مسلمانوں میں کام کرنے والے لوگوں کی پہلے سے کمی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر گورنمنٹ ان کو بھیجنے پر تیار ہو گی۔ تو وہ محض مالی فائدہ کی وجہ سے جانے سے انکار نہیں کریں گے ؛

گول میز کانفرنس اور گاندھی جی

وائسرائے ہند سے سمجھوتہ کرنے کے بعد گاندھی جی نے ہر اس موقعہ پر جو انہیں گول میز کانفرنس کے متعلق اظہار خیالات کا ملا صاف اور واضح الفاظ میں یہ کہا۔ کہ جب تک ہندو مسلم مسئلہ کا حل نہ ہو۔ وہ لنڈن نہیں جائیں گے۔ اور یہ کہ ہندو مسلم سمجھوتہ کے بغیر گول میز کانفرنس میں شامل ہونا فضول ہے۔ لیکن اب یکایک ان کی طرف سے یہ اعلان ہوا ہے۔ کہ انہوں نے گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے لنڈن جانے کے متعلق اپنے رویہ میں خفیف سی تبدیلی کر لی ہے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ خواہ ہندو مسلم سمجھوتہ ہو یا نہ ہو۔ وہ لنڈن جانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ آپ گول میز کانفرنس کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ البتہ اس میں کانگرس کی پوزیشن واضح کریں گے ؛

جو شخص اپنے صریح اعلانات کو پس پشت ڈالتا ہوا اور ان کی کوئی پرواہ نہ کرتا ہوا ہندوستان سے لنڈن تک کی اتنی لمبی چھلانگ لگا سکتا ہے۔ اس کا گول میز کانفرنس کے اجلاس میں شریک ہو کر کانگرس کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے معمولی سی جست کر کے کانفرنس کی کارروائی میں حصہ لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور جس طرح کانفرنس کے انعقاد کا وقت قریب آنے پر گاندھی جی نے لنڈن جانے کے متعلق اپنے رویہ میں "خفیف سی تبدیلی" کر لی ہے کہ قلیل عرصہ کے نوٹس پر بھی لنڈن جانے کی درخواست کر دی ہے۔ اسی طرح کانفرنس کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اتنی تبدیلی وہ اور بھی کر لیں گے۔ کہ کارروائی میں حصہ لینا شروع کر دیں گے۔ اور اگر ایسا نہ بھی کریں۔ تو "کانگرس کی پوزیشن واضح" کرتے ہوئے وہ سب کچھ کہہ سکتے ہیں۔ جو وہ چاہتے ہیں۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ اقلیتوں۔ اور خاص کر مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کر کے اکثریت کی غلامی میں دے دیا جائے ؛

ان حالات میں گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی جس قدر قابل اور مضبوط ہاتھوں میں ہونی چاہیئے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ نہ صرف ان مسلمان نمائندوں کو شریک کرے۔ جو پہلی دفعہ کا تجربہ اور اہم مسائل کے متعلق کافی مطالعہ اور تیاری رکھتے ہیں۔ بلکہ کچھ اور قابل اصحاب کا بھی ان میں اضافہ کرے تاکہ وہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ اگر اس بات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور دوسری طرف گاندھی جی کو موقعہ دے دیا گیا۔ کہ اپنے لاؤلشکر سمیت کانفرنس میں کانگرس کی وہی پوزیشن واضح کریں۔ جس سے مسلمانانِ ہند نالاں ہیں۔ اور جس کے خلاف ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مخالفت کا طوفان پھیلا ہوا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ مسلمان گورنمنٹ کی طرف سے بالکل مایوس ہو جائیں گے۔

گاندھی جی کیوں لنڈن جا رہے ہیں

گاندھی جی نے لنڈن جانے کے متعلق اپنے رویہ میں "خفیف سی تبدیلی" کر کے بتا دیا۔ کہ گو وہ سارے ہندوستان کا نمائندہ ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن دراصل ان کے پیش نظر محض ہندو مفاد ہیں۔ اور وہ بھی اس حد تک کہ خواہ کسی قوم سے کتنی ہی بے انصافی بلکہ ظلم ہو۔ انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ محض اس لئے کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں ہندو راج قائم ہو۔ اور چونکہ اس میں سب سے بڑی روک مسلمان ہیں۔ اس لئے وہی ان کے پیش نظر رہتے ہیں ؛

گول میز کانفرنس کے موقعہ پر لنڈن جانے پر آمادگی نہیں بلکہ بے تابی ظاہر کرنے سے بھی ان کی یہی غرض ہے۔ کہ مسلمانوں کو بتائیں۔ اگر وہ یوں ان کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہیں تو اس حکومت کے ذریعہ جسے کل تک گاندھی جی شیطانی حکومت قرار دیتے تھے۔ اپنے سامنے جھکایا جائے گا۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ خود گاندھی جی کے پیرو ان کے لنڈن جانے کے اعلان پر کہہ رہے ہیں اور علی الاعلان لکھ رہے ہیں :۔

"مہاتما جی کے اس فیصلہ سے فرقہ پرست مسلمان راہ راست پر آ جائیں گے۔ اور ان کو اپنی اہمیت کا صحیح احساس ہو جائے گا"

(ملاپ ۳۰۔ مئی سنہ ۱۹۳۱ء)

گویا گاندھی جی نے مسلمانوں سے سمجھوتہ کرنے کا خیال ترک کر کے اب یہ طریق اختیار کیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ سے جو چاہیں منوالیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کو احساس کرا دیں۔ کہ حکومت کے نزدیک ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ دیکھئے حکومت کیا رویہ اختیار کرتی ہے۔ گاندھی جی کو ان کے منصوبوں میں کامیاب ہونے کا موقعہ بہم پہونچاتی ہے۔ یا انہیں یہ احساس کراتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اتنی اہمیت حاصل ہے۔ جو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی ؛

زمینداروں پر سودخواروں کا تشدد

اس وقت زمیندار جن مشکلات میں مبتلا ہیں۔ ان کا احساس کرتے ہوئے گورنمنٹ پنجاب نے بھی ان کی امداد کے لئے ہاتھ بڑھایا ہے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ سرکاری لگان ادا کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے۔ فصل ربیع کے لئے ۸۰ لاکھ مالیہ اور ۲۵½ لاکھ ٹیکس مزارعین معاف کر دیا ہے۔ اس رعایت کو بھی زمینداروں کی ابتر حالت کے لئے کافی نہیں سمجھا جا رہا۔ لیکن ایک اور بہت بڑی مصیبت جس میں وہ گرفتار ہیں۔ اس قابل ہے۔ کہ حکومت اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور اس کی روک تھام کی کوشش کرے۔ وہ ساہوکاروں اور بنیوں کے سود در سود کے ذریعہ بڑھائی ہوئی رقمیں ہیں۔ جب زمیندار پورا سرکاری لگان ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ بنیوں کی بڑی بڑی رقمیں ادا کر سکیں۔ یہ بے رحم طبقہ زمینداروں کو از حد تنگ کر رہا ہے۔ اور جان سے تنگ آئے ہوئے زمینداروں کے صبر اور تحمل پر ناقابل برداشت بوجھ ڈال رہا ہے۔ چونکہ یہ بات ملک کے امن کو سخت نقصان پہونچانے والی ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد ادھر متوجہ ہو۔ اور اگر ساہوکاروں کو سود در سود چھوڑ دینے کے لئے کچھ نہ کہہ سکے۔ تو کم از کم مناسب وقت تک ملتوی کرا دے۔ اور اس میں اضافہ روک دے ؛

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ متعدد مقامات پر ساہوکار زمینداروں کو ایسی قابل رحم حالت میں بھی سخت تنگ کر رہے ہیں۔ مقدمہ کر کے رقم وصول کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور زمینداروں سے سود در سود کے علاوہ اخراجات مقدمہ بھی وصول کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اگر حکومت نے اس طرف فوری توجہ نہ کی۔ تو سودخوار بنئے زمینداروں کو مقدمات میں پھنسا کر کچل دیں گے۔ اور پھر گورنمنٹ جو رعائتیں زمینداروں کو دے رہی ہے۔ وہ بھی بالکل بے سود ثابت ہونگی ؛

صداقتِ احمدیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت

آسمانی پانی

جب دنیا میں ایک لمبے عرصہ تک آسمان سے پانی نہیں برستا۔ قحط اور خشک سالی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ انسان اور حیوان۔ چرند اور پرند غرض تمام مخلوق سخت بے تابی سے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف بلند کر رہی ہوتی ہے۔ اور یہ تڑپ رکھتی ہے۔ کہ آسمان سے وہ آبِ زلال اترے۔ جو ان کی تشنہ لبی دور کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنا فضل نازل کرتا اور آسمان سے پانی برسا کر مُردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے۔

آسمانی وحی

یہی سُنت جو جسمانی عالم میں نظر آتی ہے۔ عالمِ روحانی میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور وہاں بھی اسی طرح ہوتا ہے کہ جب نورِ نبوت سے ایک لمبے عرصہ تک محروم رہنے کی وجہ سے قلوب کی زمین سخت ہو جاتی اور ان کی قوتیں مضمحل ہو جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ وحیٔ آسمانی کی بارش برساتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اُس سخت زمین کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں اسی سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ واللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا فسقنٰہ الیٰ بلدٍ میتٍ فاحیینا بہ الارض بعد موتھا۔ کذالک النشور (فاطر)

یعنی وہ خدا ہی تو ہے۔ جو پہلے ٹھنڈی ہوائیں چلاتا اور پھر بادل بھیجتا ہے۔ اور جب وہ برستے ہیں۔ تو مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کذالک النشور جس طرح دنیاوی سلسلوں میں ہمارا یہ دستور ہے۔ روحانی سلسلوں میں بھی ہم اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ اور اسی طریق پر لوگوں کو روحانی زندگی نصیب ہوتی ہے۔

گیتا کا شلوک

خدا تعالیٰ کی اس سنت کا ذکر دیگر مذاہب کی کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کی کتاب "گیتا" میں آتا ہے:۔

"ہے بھارت جب دھرم کی نیستی اور ادھرم کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ تب میں اوتار لیتا ہوں۔ نیک لوگوں کی حفاظت اور بدوں کو نیست و نابود کرنے و صراط مستقیم یعنی دین الٰہی کو قائم کرنے کے لئے ہر ایک یُگ پر میرا اوتار ہوتا ہے۔ (ادھیائے ۴ شلوک ۷-۸)

انجیل کا حوالہ

انجیل میں بھی حضرت مسیح کا یہ قول درج ہے۔

"جب بادل کو پچھم سے اُٹھتے دیکھتے ہو۔ تو فوراً کہتے ہو۔ کہ مینہ برسیگا۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور جب تم معلوم کرتے ہو۔ کہ دکھنا چل رہی ہے۔ تو کہتے ہو کہ لو چلیگی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اے ریاکارو زمین اور آسمان کی صورت میں تو امتیاز کرنا تمہیں آتا ہے۔ لیکن اس زمانے کی بابت امتیاز کرنا کیوں نہیں آتا۔ اور تم آپ ہی آپ کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے کہ واجب کیا ہے"۔ (لوقا ۱۲/۵۴)

گویا حضرت مسیح علیہ السلام بھی لوگوں کو قانونِ نیچر کی طرف توجہ دلا کر سلسلۂ روحانی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہی طریق قرآن مجید نے نہایت اعلےٰ طریق سے اختیار کیا ہے۔

ظلمت کے بعد نور

پس اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ ظلمت کے بعد نور بھیجتا ہے جس طرح رات کی تاریکی کے بعد سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ایک لمبے عرصہ تک دینی لحاظ سے دنیا میں ظلمت چھا جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ذریعہ اسے دور کرتا اور لوگوں کو نور عطا فرماتا ہے۔

موجودہ زمانہ کی حالت

موجودہ زمانہ میں جبکہ دنیا خدا کو بھول چکی تھی۔ اور دین کی محبت دلوں سے سرد ہو گئی تھی۔ نہ صرف مسلمان بلکہ دنیا کا ہر فرقہ مذہبی لحاظ سے سخت پستی کی حالت میں تھا۔ کونسی بدی تھی۔ جو لوگوں میں نہ پائی جاتی تھی۔ اور کونسی برائی تھی جس سے وہ بچے ہوئے تھے۔ وہ سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ جو کلجگ کے زمانہ میں ہُوا کرتا ہے۔

بعثت مسیح موعودؑ

اس صورت میں اللہ تعالےٰ کی سنت قدیمہ کے ماتحت ضروری تھا۔ کہ کوئی خدا کا پیارا مبعوث ہوتا۔ جو دنیا کو صراط مستقیم دکھاتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان وعدوں کے مطابق جو پہلے نبیوں کے ذریعہ موجودہ زمانہ کے متعلق دیئے گئے تھے۔ اور جن کا ذکر تمام مذاہب کی کتب میں پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے غافل اور صراط مستقیم سے بھٹکی ہوئی دنیا کو آ کر سنایا ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر اب آ گیا تم میں مسیح
خود مسیحائی کا دَم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دِن اور یہ بہار

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپ پر ایمان لا کر ہزاروں اور لاکھوں انسانوں نے روحانی زندگی پائی۔ زندہ خدا کے نشانات دیکھے۔ روحانی سکینت اور اطمینان حاصل کیا۔ اور روز بروز کر رہے ہیں۔ لیکن چونکہ دنیا کا بڑا حصہ ابھی تک اس روحانی مائدہ سے محروم ہے۔ اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اسے اس نعمت کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور جو حجاب ان کے رستہ میں حائل ہیں۔ انہیں ہٹائیں۔ اس غرض کو پیش نظر رکھتے ہوئے چند عام فہم دلائل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی جاتی ہے۔

مدعی ماموریت کی پہلی زندگی

سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ نیکی یا بدی ہمیشہ تدریجاً ترقی کیا کرتی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہُوا۔ کہ کوئی شخص یکدم بُرا ہو جائے۔ یا یکدم نیکی کے تمام بلند ترین مقامات حاصل کر لے۔ ہمیشہ جب کوئی شخص بُرائی اختیار کرتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ اسی طرح جب نیکی حاصل کرتا ہے۔ تو بتدریج۔ اس اصل کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں ایک مدعی ماموریت کے دعویٰ پر غور کرنا چاہیئے۔ اور یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا اس کی پہلی زندگی کیسی گزری ہے۔ اگر کوئی شخص نازک سے نازک وقتوں پر بھی سچائی کا دامن چھوڑنے کے لئے طیار نہ ہُوا ہو اور ایک لمبے عرصہ تک وہ اس وصف میں اس قدر مشہور رہ چکا ہو۔ کہ لوگ اسے منفرد در راستباز سمجھتے ہوں۔ تو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ یکدم بندوں سے گزر کر اتنا بڑا جھوٹ بولے۔ کہ خدا کی طرف یہ امر منسوب کرے۔ کہ مجھ پر اس کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے۔ حالانکہ ایسا نہ ہوتا ہو۔ یہی اصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے قرآن مجید نے فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون میں پیش کیا۔ اور یہی اصل اناجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام نے بیان فرمایا۔ جہاں آپ نے تمام مخالفوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا "تم میں سے کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔ اگر میں سچ بولتا ہوں۔ تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے" (یوحنا ۸)

حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی زندگی

اس اصل کے ماتحت جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی پہلی زندگی کو پرکھا جائے۔ تو آپ کی صداقت روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے بھی اپنی ابتدائی چالیس سالہ زندگی کے متعلق تمام دنیا کو چیلنج دیا۔ اور فرمایا۔

"تم کوئی عیب۔ افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بڑے معاند گذرے۔ مگر آپ کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی پر ایک عیب بھی نہ لگا سکے پس وہ شخص جو چالیس سال تک ہر قسم کے عیب سے بچا رہا۔ اور جس کی دینی حالت اس قدر جاذب توجہ اور لوگوں کو حیران کرنے والی تھی۔ کہ وہ آپ کو خدا رسیدہ اور ولی اللہ سمجھتے۔ کیا ممکن ہے۔ وہ اکتالیسویں سال میں اللہ تعالےٰ پر افترا کرے۔ اور اس کی طرف یہ امر منسوب کر دے۔ کہ میں اس کا مامور ہوں۔ حالانکہ مامور نہ ہو۔ وہ لوگ جو عقل رکھتے ہیں۔ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کبھی بھی یکدم ایسا تغیر نہیں آ سکتا۔ اس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹا کہنا۔ اللہ تعالےٰ کے ان نبیوں کی صداقت سے انکار کرنا ہے۔ جن کی سچائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہی دلیل پیش کی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان عام

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وہ وحی نازل ہوئی۔ جس میں آپ کو علانیہ تبلیغ کا ارشاد کیا گیا۔ تو آپ ایک پہاڑی پر چڑھے۔ اور تمام قبائل کو جمع کر کے فرمایا۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک جرار لشکر تم پر حملہ کرنے آ رہا ہے۔ تو کیا تم اسے صحیح تسلیم کر لوگے۔ انہوں نے کہا۔ یقیناً۔ کیونکہ ہم نے آج تک تجھ سے کبھی جھوٹی بات نہیں سُنی۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب تمہیں مجھ پر اس قدر اعتبار ہے۔ تو سنو۔ میں خدا کا رسول ہوں۔ مجھ پر ایمان لاؤ۔ تا اس کے عذاب سے محفوظ رہو۔ اس پر وہ سارے لوگ ہنسی اور مذاق کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔ گو انہوں نے آپ کی دعوت اس وقت قبول نہ کی۔ لیکن یہ ان کی ہٹ دھرمی اور ضد تھی۔ کیونکہ اس سے تھوڑی دیر ہی قبل وہ اقرار کر چکے تھے۔ کہ تجھ سے بڑھ کر سچا ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے بعد جب انہوں نے آپؐ کو جھٹلایا۔ تو لازماً انہوں نے اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیا۔ اور اپنے قول کی خود تردید کر کے اپنے آپ کو ملزم قرار دیا۔ پہلے ان کی رائے غیر جانبدارانہ تھی۔ مگر بعد میں ہٹ اور تعصب کی وجہ سے انہوں نے ایسا کہدیا۔ غرض ایک نبی اور مامور کی صداقت معلوم کرنے کا ایک بڑا ذریعہ یہ ہے۔ کہ اس کے دعویٰ سے پہلی زندگی دیکھی جائے۔ کہ وہ کیسی ہے۔ اگر وہ اپنی پہلی زندگی میں راست باز ہو۔ تو سمجھ لو۔ کہ اس کا دعویٰ سچا ہے۔ اس معیار کے ماتحت یقیناً ہر سلیم الفطرت انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اقرار کرے گا۔

جھُوٹے اور سچے مدعی کا انجام

ایک اور معیار یہ ہے۔ کہ کاذب کبھی ترقی نہیں کرتا۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تائیدات نہیں ہوتیں۔ اور نہ چمکتے ہوئے نشانات اس کے لئے آسمان سے دکھائے جاتے ہیں۔ مگر صادق اکیلا ہو کر غالب آتا ہے۔ اور بے سروسامان ہو کر کامیاب ہوتا ہے۔ جھوٹے مدعی نبوت کو افترا پردازی کے لئے ڈھیل نہیں دی جاتی۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے۔

"وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔ تو وہ نبی قتل کیا جائیگا" (استثناء ۱۸/۲۰)

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بھی لو تقول علینا بعض الاقاویل میں یہی بات فرمائی ہے۔ اور عقلاً بھی صادق و کاذب میں کوئی مابہ الامتیاز ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ کاذب جب اُٹھے۔ تو بلبلے کی طرح بیٹھ جائے۔ مگر صادق بڑھے پھُولے اور پھلے۔

انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں پر غور کرو۔ وہ اکیلے اُٹھے۔ مخالف انہیں نیچا دکھانے کے لئے سارا زور صرف کرتے رہے۔ مگر چونکہ خدا ان کا محافظ اور مددگار تھا۔ اس لئے سب پر وہ غالب رہے۔ یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نظر آتی ہے۔ ایک تو وہ وقت تھا جس کے متعلق آپ فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ ہے قادیاں کِدھر

اور یا اب یہ زمانہ ہے۔ کہ دنیا کے تمام گوشوں تک آپ کا نام پہنچ گیا۔ اور کئی لاکھ سے زیادہ جان نثار خدام آپ کے نام پر جمع ہیں۔ اگر نعوذ باللہ آپ صادق نہیں تھے۔ تو خدا کو کیا ضرورت تھی۔ کہ وہ آپ کو اس قدر عظیم الشان کامیابی عطاء کرتا۔ خدا کبھی کاذب کا حامی نہیں ہو سکتا ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پس صادق ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا پر غالب آئے۔ اور آپ کے جان نثار دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہو گئے۔ اور دنیا دیکھے گی۔ کہ تمام قومیں آپ کے جھنڈے تلے آئیں گی۔ اور ہر وہ جماعت جو آپ سے علیحدہ رہے گی۔ کاٹی جائے گی؛

صداقت مسیح موعودؑ کی علامات

یہی دو معیار جن کا ذکر کیا گیا ہے حقیقت بین نگاہوں کو کھرے اور کھوٹے کا امتیاز بتانے کے لئے کافی ہیں۔ مگر اس سے بھی زیادہ یہ کہ آپ کا وہی نام تھا۔ جو مسیح و مہدی کا نام بتایا گیا تھا۔ آپ اسی جگہ آئے جہاں آنے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اور آپ اُنہی علامات اور نشانات کے ساتھ آئے۔ جو علامات اور نشانات مہدیٔ موعود کے بتلائے گئے تھے۔ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا۔

ا۔ ح۔ م۔ د مے خوانم ؛ نام آں نامدار مے بینم

اقتراب الساعۃ میں لکھا تھا۔ فانہ المھدی واسمہٗ احمد (ص ۷۶) کلنگی پوران میں لکھا تھا۔

" احمد نے عزت اور محبت سے کہا۔ اے طوطے اس جگہ ہم اشنان کرینگے" (ص ۴۸)

قرآن مجید میں آتا ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد۔ پھر جگہ بتلائی گئی اور کہا گیا۔

یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ یعنی مہدی قادیں جگہ میں مبعوث ہوگا۔

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ سے جب پوچھا گیا۔ کہ آنے والا بھگت گورو کہاں مبعوث ہوگا۔ تو آپ نے بھی فرمایا "مردانیاں وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی" (جنم ساکھی بھائی بالا والی ص ۲۵) یعنی وہ گورو تحصیل بٹالہ میں آئیگا۔ پھر یہ نشانات بتلائے گئے تھے۔ کہ اس زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ دریا پھاڑے جائینگے یعنی ان سے بکثرت نہریں نکالی جائینگی۔ علم نجوم اور ہیئت ترقی کرینگے۔ ایسے اسباب مہیا ہونگے جو دور دراز کے رہنے والوں کو آپس میں ملا دینگے۔ کتابیں پھیل جائینگی۔ اور علوم کی کثرت ہوگی پھر یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ مہدیٔ موعودؑ چودھویں صدی کے شروع میں مبعوث ہوگا۔ پھر حلیہ بھی بتایا گیا۔ اور مہدی کی مخصوص عادات اخلاق۔ اطوار اور دوسرے شمائل پر بھی احادیث میں روشنی ڈالی گئی۔

نشانات کا ظہور

غرض ان تمام نشانات کا ظہور کامل طور پر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود با جود میں ہوا۔ آپ ہی ہیں۔ جن پر وہ تمام نشانات صادق آئے۔ جو بتلائے گئے۔ اور آپ ہی ہیں۔ جن کے انتظار میں امت محمدیہ چشم براہ تھی۔ پس اُٹھو اور آپ کو قبول کر کے سعادت دارین حاصل کرو۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو یہاں تک تاکید فرمائی تھی۔ کہ جب اسے پاؤ۔ تو میرا اسلام کہنا۔ اور اس کی بیعت کے لئے آگے بڑھنا۔ خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل چلکر آنا پڑے۔ پس ایسی تاکید کے ہوتے ہوئے جبکہ آج دنیا میں کوئی اور شخص مہدیت

تمدن اسلام

دُنیوی علوم پر مسلمانوں کے احسانات

اِسلام ایک ایسا کامل مذہب ہے۔ کہ اس کی جس بات کو بھی لیا جائے۔ وہی بے مثال ہے۔ روحانیات میں اسلام نے جو بیش بہا خزانہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور روحانی ترقیات کے جو آسان اور محفوظ ترین راستے بتائے۔ ان کے قریب بھی کوئی مذہب نہ پہنچ سکا۔

اسلام اور دنیوی علوم

جس طرح روحانیات میں اسلام نے انقلاب عظیم پیدا کر دیا اسی طرح دنیوی علوم و فنون پر بھی اسلام کے وہ بے نظیر احسانات ہیں۔ کہ ان کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اسلام نے چند سو سال کے عرصہ میں علوم کے اندر جو نئی زندگی اور تازہ روح پیدا کر دی۔ نشو و ارتقا کی جو منازل طے کرا دیں۔ اور ہر پہلو سے جو بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور بلا خوف تردید ہم اس کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ دیگر اقوام و ملل کی ابتدائے آفرینش سے لیکر اس وقت تک کی جد و جہد بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

یہ بیشک صحیح ہے۔ کہ موجودالوقت مسلمان میدان علم میں بہت پس ماندہ ہیں۔ کم تعلیم یافتہ ہیں۔ اور اس وقت بظاہر یہ نظر آرہا ہے۔ کہ علوم و فنون کی اشاعت و ترویج کا سہرا اہل یورپ کے سر ہے۔ مگر حقیقت سے واقف لوگ اس سے کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ یورپ کی تمام علمی ترقی مسلمانوں کی شاگردی کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں ہی کی راہ نمائی انہیں بام کمال تک پہنچانے کا اصل باعث ہے۔ اور اسلام کے بنائے ہوئے راستہ پر ہی چلکر یورپ آج اس شہرت و ناموری کے مقام پر پہنچا ہے۔

اسلام میں حصول علوم کا حکم

منجملہ دیگر خصوصیات کے اس لحاظ سے بھی اسلام تمام ادیان عالم میں منفرد ہے۔ کہ حصول علوم متداولہ کی اس میں پُرزور تحریک و تحریص دلائی گئی ہے۔ اسلام سے قبل کے بعض مذاہب کی یہ حالت تھی۔ کہ غیروں کو علوم سکھانا تو درکنار انہوں نے سوائے ایک خاص طبقہ کے اپنے پیرووں کے لئے بھی تعلیم حاصل کرنے کی سخت مخالفت کر رکھی تھی۔ اور کچھ سیکھنا سکھانا تو بڑی بات ہے۔ اگر کسی بدنصیب کے کان میں بلا ارادہ بھی اس کلام کا کوئی حصہ پڑ جائے۔ جسے وہ ذریعہ نجات قرار دیتے۔ تو اس کے لئے بھی سنگین اور انسانیت سوز سزائیں مقرر تھیں۔ لیکن بانیٔ اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے حصول علوم کی بے حد تاکید فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ طلب علم میں کوشش کرنے والے کو مجاہدین فی سبیل اللہ کے زمرہ میں شمار فرمایا ہے۔ اور ارشاد ہے۔ کہ خواہ چین میں ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ علم ضرور حاصل کرو۔ ظاہر ہے۔ کہ جو اس زمانہ میں جب آمد و رفت کے ذرائع قطعاً مفقود تھے۔ اور ایک معمولی سا سفر بھی بے حد پریشانی اور تکالیف کا موجب ہوتا تھا۔ اپنی امت کو محض حصول علم کے لئے عرب سے چین تک کا دشوار گزار سفر اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کے اندر حصول علوم کے لئے کس درجہ تڑپ اور خواہش ہوگی۔

مسلمانوں کی علمی ترقی

یہی خواہش اور تڑپ تھی جس نے مسلمانوں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد پر پورے جوش اور ساری طاقت سے عمل کرنا اپنی خوش بختی یقین کرتے تھے۔ حصول علوم کی طرف متوجہ کیا۔ اور وہ اس سرگرمی سے اس میں مصروف ہو گئے۔ کہ چند ہی سال میں اونٹوں کے ساربان اور بکریاں چرانے والے مختلف علوم و فنون میں دنیا کے استاد بن گئے ابتدائی زمانہ میں عرب کی تمدنی۔ معاشرتی اور اخلاقی اصلاح کے لحاظ سے اگرچہ مسلمانوں کے سامنے بہت بڑا کام تھا۔ مگر پھر بھی ہم دیکھتے ہیں لٹریچر اور آرٹ کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے متعلق ثابت ہے۔ کہ آپ شعر و شاعری۔ گرامر۔ تاریخ اور علوم ریاضی کے متعلق پبلک لیکچر دیا کرتے تھے۔ اور کئی ایک صحابہ قرأت اور فصاحت و سخنوری کی تعلیم دیتے تھے۔ بڑے بڑے فلاسفر اور طلبا ر تمام ممالک سے مدینہ میں جمع ہو رہے تھے۔ اور اس شہر سے علم و فضل کا ایسا چشمہ پھوٹ رہا تھا جس نے انجام کار ساری دنیا کو سیراب کر دیا سب سے پہلے اس کا رُخ دمشق کی طرف ہوا۔ اور وہاں صرف و نحو اور زباندانی کا بہت بڑا مرکز قائم کیا گیا۔ اس کے علاوہ یونانی فلسفہ و سائنس کے مطالعہ کے انتظامات مکمل کئے گئے۔ اس کے متعلق اہم تصنیفات کا یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ اور مشہور علامہ خالد بن یزید نے علم کیمیا پر کئی ایک کتب تصنیف کیں

علوم و فنون کا اسلامی مرکز

مگر علمی لحاظ سے مسلمانوں کی اصل سرگرمیاں دوسری صدی سے شروع ہوتی ہیں۔ جب مسلمان نئے شہروں میں آباد ہو گئے۔ دریائے ٹیگرس کے کنارے بغداد آباد کیا گیا۔ جو صدیوں تک سلطنت اسلامی کا دارالخلافہ اور علوم و فنون کا مرکز رہا۔ سر ولیم لیبور لکھتا ہے "تمام دنیا کے علماء فضلا اس شہر میں جمع ہو رہے تھے۔ اور اسی شہر میں خاندان عباسیہ کے بادشاہ فصاحت و بلاغت۔ شعر و شاعری۔ تاریخ۔ قانون۔ سائنس۔ علم الادویات اور موسیقی کی نہایت فیاضی اور دریا دلی سے سرپرستی کرتے رہے ہیں"

قرآن کریم کے گہرے مطالعہ کے ساتھ ساتھ اس شہر میں پرانے علوم و فنون کے مطالعہ اور نئی تحقیق و تفتیش اور علمی ترقی کا سلسلہ بھی برابر جاری تھا۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جب یورپ جہالت اور وحشت و بربریت کی تاریکیوں میں ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ متعصب عیسائی پرانے فلسفہ اور سائنس کو نیست و نابود کرنے کے لئے اپنا سارا زور صرف کر رہے تھے۔ مشرق میں بغداد اور مغرب میں کارڈووا کو مرکز قائم کر کے مسلمانوں نے دنیا کے دور دراز مقامات تک علوم و فنون کی روشنی پہنچا دی۔

مختلف علوم کے مسلمان فضلاء

جو علماء و فضلاء خاندان عباسیہ کے زیر سایہ ترقی کر رہے تھے۔ ان کے شمار کے لئے اخبار کے کئی صفحات بھی کفایت نہیں کر سکتے۔ مثلاً اور احمد بن محمد النہوندی جو عرب کے مشہور ہیئت دانوں کے رئیس سمجھے جاتے تھے خلیفہ منصور عباسی کے زمانہ میں بغداد میں موجود تھے۔ ایک اور مشہور نجومی احمد نے اس علم پر ایک نہایت مفصل و مشرح کتاب تصنیف کی جس کے ذریعہ یونانی اور ہندی فلاسفروں کے اس کے متعلق خیالات کی اصلاح کی۔ علامہ اسکندی نے علوم ریاضی۔ جیومیٹری۔ فلسفہ مساحت علم الابدان اور جسم انسانی کے متعلق قریباً دو سو کتب تصنیف کیں۔ علامہ ابو معشر نے اپنی تمام عمر اجرام فلکی کے مطالعہ میں صرف کر دی۔ اور آپ کی مفصل کتاب ذجاب معشر علم النجوم پر ایک مستند کتاب سمجھی جاتی ہے۔

نہ صرف خاندان عباسیہ ہی بلکہ اور بھی مسلمان حکمران خاندان اسی طرح علوم و فنون کی بہت قدردانی کرتے رہے۔ علامہ الکوہی نے موسم گرما میں راس السرطان اور موسم خزاں میں دن رات کے برابر ہونے کا راز دریافت کیا۔ اور اس طرح دنیاوی علوم میں ایک بیش بہا اضافہ کیا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی تحقیقاتیں اس خاندان کے عہد حکومت میں ہوئیں۔ خاندان فاطمیہ کے زمانہ میں مصر اور قاہرہ علوم کا مرکز تھا۔ خلیفہ عزیز باللہ کے زمانہ میں ابن یونس نے پنڈولم اور اس کی تھرتھراہٹ سے وقت کی پیمائش کا اصول دریافت کیا۔ اس کی ایک مشہور تصنیف ہے جس کا ایران۔ یونان۔ منگولیا اور چین میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ ابن یونس کی تحقیقات میں اور مسلمان عالم بھی اضافہ کرتے رہے ہیں۔ علام الحزن نے فضا میں شعاعوں کے انعکاس کا اصول معلوم کیا۔ اور وہ آنکھوں کے متعلق بہت بڑا عالم تھا۔ بصارت کے متعلق یونانی اصول کی اصلاح سب سے پہلے اسی نے کی۔ یعنی وہی پہلا شخص ہے۔ جس نے دریافت کیا ہے۔ کہ آنکھ کی روشنی اندر سے ہی پیدا ہو کر دوسری اشیا پر نہیں پڑتی۔ بلکہ دوسری چیزوں سے آنکھ میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اسی نے بتایا۔ کہ آنکھ کے پردہ پر جو اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بصارت کی باریک رگوں کے ساتھ دماغ میں

نظارتوں کے اعلانات

اپریل میں بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

وہ جماعتیں جنہوں نے باوجود حالات کی نزاکت اور کئی قسم کی مشکلات کے بڑی کوشش و محنت سے ۳۰ اپریل تک اپنا اپنا مقررہ بجٹ پورا کر دیا۔ ہم ان کے لئے نہایت ہی خلوص دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے اہل میں برکت دے ان کے اموال میں برکت دے۔ ان کے قیل و قال میں برکت دے آئندہ پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں جماعت کے لئے نیک نمونہ بنائے نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور بھی التجا ہے کہ ایسے احباب اور جماعتوں کے لئے دعا فرمائی جائے۔

ذیل میں ان جماعتوں کے نام لکھے جاتے ہیں جنہوں نے ۳۰ اپریل تک اپنا مقررہ بجٹ پورا کر دیا ہے تاکہ دوسرے احباب بھی ان کے لئے دعا کریں اور جو پیچھے ہیں انہیں آگے بڑھنے کی توفیق ملے اور سابقین دوہرے اجر کے مستحق ہوں۔

۱۔ قادیان (۲۲) تلونڈی راہوالی
۲۔ بھاگووال (۲۳) جڑانوالہ
۳۔ چھتہ (۲۴) کمیوہ چک ۱۲۳ لالہ
۴۔ سیکھواں (۲۵) بکڑت چک ۴۸ گ ب
۵۔ گلانوالی (۲۶) جھنگ
۶۔ کرمی افغاناں (۲۷) چنیوٹ
۷۔ بہلول پور (۲۸) جھنگ مگھیانہ
۸۔ برج ورکس (چنیوٹ) (۲۹) چک ۴۲/۱۲ شاہپور
۹۔ ڈسکہ (۳۰) چک ۹۹/۱۷ ” ”
۱۰۔ عزیز پور سنترہ (۳۱) مجوکہ
۱۱۔ پسرور نوشہرہ (۳۲) خوشاب
۱۲۔ مالو کے بھگت (۳۳) ٹھٹھہ رانجھ
۱۳۔ داعیوالہ رتچیہ (۳۴) شیخ پور (گجرات)
۱۴۔ بھڑتانوالہ کوردال (۳۵) گولیکی
۱۵۔ لنڈا بازار (لاہور) (۳۶) گھبرو
۱۶۔ بمبئی (۳۷) پنڈی بہاؤالدین
۱۷۔ چک چہور ۱۱۷ (۳۸) سرائے عالمگیر
۱۸۔ وزیر آباد (۳۹) پنڈدادنخاں
۱۹۔ حافظ آباد (۴۰) ہڑیال
۲۰۔ کوٹو تارڑ (۴۱) پشاور
۲۱۔ پنڈی بھٹیاں (۴۲) نوشہرہ
۴۳۔ مالاکنڈ (۶۰) حصار
۴۴۔ کوہاٹ (۶۱) کرنال
۴۵۔ خانیوال (۶۲) چک ۲۶۹ بڈھاکوٹ
۴۶۔ بستی مدرانی (۶۳) کوئٹہ
۴۷۔ جام پور (۶۴) منصوری
۴۸۔ ملتان (۶۵) رام پور
۴۹۔ لیہ (ملتان) (۶۶) لکھنؤ
۵۰۔ مظفر گڑھ (۶۷) کلکتہ
۵۱۔ پاک پٹن (۶۸) پیر پیک شاہ
۵۲۔ رنبالہ سٹیٹ (۶۹) سکندر آباد
۵۳۔ کوٹ کپورہ (۷۰) بنگلور
۵۴۔ ملود (لدھیانہ) (۷۱) ناگپور
۵۵۔ نابھہ (۷۲) جے پور
۵۶۔ برنالہ (۷۳) شاہ آباد (کرنال)
۵۷۔ انبالہ (۷۴) رزمک
۵۸۔ توپ خانہ ۱۲۳ (۷۵) راولپنڈی
۵۹۔ دہلی

ناظر بیت المال

اعلانات امور عامہ

(۱) ایک ویٹرنری یا ایلوپیتھک کمپونڈر کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں معہ تصدیق چال چلن از سکرٹری دفتر امور عامہ میں آئیں۔

(۲) ایک انٹرنس پاس یا ایف اے تک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے۔ برائے پرائیویٹ ٹیوشن تنخواہ حسب لیاقت۔ علاقہ سندھ میں جانا ہوگا۔ درخواستیں امور عامہ میں آئیں۔

(۳) ایک پرانے مخلص احمدی جو ریٹائرڈ نورمل پاس ٹیچر ہیں ضلع لدھیانہ۔ جالندھر انبالہ مالیر کوٹلہ۔ ریاست پٹیالہ سنور میں ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ ان علاقوں میں اگر کسی دوست کو ضرورت ہو۔ تو دفتر ہذا کو مطلع فرماویں۔ ناظر امور عامہ

تبلیغی مساعی

(۱) گذشتہ اتوار مورخہ ۲۴ مئی جماعت احمدیہ امرتسر سے ۲۶ انصار اللہ کا ایک وفد مضافات میں تبلیغ کے لئے نکلا۔ اور لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ سکرٹری تبلیغ سید عامل شاہ صاحب گولیکی کی کوشش خاص طور پر قابل شکریہ ہے امیر جماعت جناب ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب بھی تبلیغ کے کام میں دلچسپی لے رہے ہیں اور سنا ہے۔ کہ وہ بھی خود اس تبلیغی جمعیت کے ساتھ نکلتے ہیں۔

علاقہ بیٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوشکن حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ گذشتہ دو ماہ کی تبلیغی کوشش سے لوگوں کے دلوں میں جستجوئے حق کی پیاس بھڑک اٹھی ہے غیر احمدی علماء بھی جھنڈ در جھنڈ جمع ہو گئے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ اہل علاقہ کی ترغیب و تحریک پر انہوں نے احمدی علماء کو مناظرہ کے لئے چیلنج دیا۔ جس پر حافظ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ معہ بعض علماء کے نظارت کی طرف سے بھیجے گئے۔ مبلغین علاقہ جات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بھی وقت پر پہنچ گئے۔ علاقہ پیر وچھی کے انصار اللہ بھی میدان تبلیغ میں آ گئے تھے۔ ایک ہزار کا مجمع تھا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مناظر مولوی محمد مسعود الفرہوی سیالکوٹی تھے جن کے ساتھ آٹھ اور علماء تھے۔ مناظرہ تین گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ اختتام پر چوہدری عنایت اللہ خانصاحب جاگووال ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ پریزیڈنٹ جلسہ نے۔ دونوں مناظرین اور حاضرین کی متانت و سنجیدگی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ گو میں احمدی نہیں ہوں۔ مگر میں اس امر۔ کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ احمدی مناظر کے دلائل سراسر معقولیت پر مبنی ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ

فہرست عہدہ داران جماعت احمدیہ نیگمبو

جماعت احمدیہ نیگمبو (سیلون) کے حسب ذیل کارکن منتخب کئے گئے

پریزیڈنٹ وائی ایل عبدالرحمن صاحب
جنرل سیکرٹری اے ہر عبدالباری صاحب
خزانچی (امین) ایس۔ جمال الدین صاحب
امام صلوٰۃ ” ” ” ”
سیکرٹری بیت المال۔ ایم سی۔ محمد سمیر صاحب

ناظر اعلیٰ

وصیت کی تکمیل

ماسٹر عبدالرحمن صاحب مدرس ساکن لدھے والہ ڈرائچ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔ چونکہ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں جو پہلے ۱۹۲۰ء کی وصیت میں درج کی گئی ہے۔ بلکہ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵ ملحسہ ہے لہذا میں اپنی سابقہ وصیت کو مکمل کرنے کی غرض سے ۱ اپریل ۱۹۳۱ء سے اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا خدا تعالیٰ ماسٹر صاحب کی قربانی قبول فرمائے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

مراسلات

جناب مولوی محمد علی صاحب کی سترہ سالہ خدمات

(۱) جناب مولوی محمد علی صاحب نے قادیان کو جو خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ ترک وطن کر کے ہجرت کی تھی۔ اور اس کو کار ثواب جانا تھا۔ مگر اس مقدس مقام کو اپنے جذبات نفس کے ماتحت ترک کر کے ۱۹۱۴ء سے لاہور کو مقام رہائش قرار دے لیا۔ اور اتستبدلون الذی ھو ادنیٰ بالذی ھو خیر۔ کی پرواہ نہ کی ؛

(۲) حضرت احمد جری اللہ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی۔ اور بار بار دعا کی۔ کہ یہاں وہ لوگ دفن ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک بہشتی ہوں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے پہلے اس کے لئے وصیت کی۔ اس میں دفن ہونا سعادت سمجھا۔ مگر لاہور آ کر اپنی وصیت منسوخ کی بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے نفرت اور کراہت کی۔ اس کے بالمقابل خود ایک بہشتی مقبرہ قائم کیا۔ اور اپنے ہم خیالوں کو تاکید کی۔ کہ وہ اپنے وصایا منسوخ کریں۔ اس طرح حضرت احمد جری اللہ کی الوصیت کی تحقیر اور توہین کی۔ اور خدا کی وحی سے مقرر کردہ بہشتی مقبرہ سے بغض کا اظہار کیا ؛

(۳) اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کے حق میں کثرت سے الہامات اور دعائیں اور بشارات ہیں ان کی ہر طرح توہین کی۔ اور ان کے خلاف نفرت پھیلائی اور حضرت احمدؑ کی اولاد کو جن میں سے ہر ایک خدا کی وحی اور بشارت سے پیدا ہوئی۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آیتہ اللہ ہے۔ گوناگوں الزامات کا مورد قرار دیا۔ اور الزام لگانے والوں کی ہر طرح معاونت کی۔ ان کے مفتریات اور بہتانوں کی اشاعت میں خود معہ رفقاء حصہ لیا۔ اپنے محسن مقتدار اور امام کے اہل بیت اور اولاد کے ساتھ یہ سلوک کیا ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کی عملی تفسیر ہے ؛

(۴) حضرت احمد علیہ السلام کی وفات پر حضرت نور الدین اعظم رض کو بموجب الوصیت خلیفۃ المسیح الموعود منتخب کیا اور ہر احمدی سے ان کے ہاتھ پر تجدید بیعت اور اقرار اطاعت کا مطالبہ کیا۔ خود بیعت کی۔ مگر جونہی کہ وہ پاک انسان وفات پا گیا۔ تو خود ہی پہل کر کے "ایک ضروری اعلان" شائع کیا۔ اور تفرقہ بین المومنین کے بانی ہوئے اور خلافت کو ضلالت اور گدی پرستی اور پیر پرستی کا نام دیا۔ اور خلیفۃ المسیح الموعود سے انحراف کیا۔ اور دوسروں کو تحریک بغاوت کرتے ہوئے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کی خلاف ورزی کی ؛

(۵) حضرت احمد علیہ السلام نے بغرض اشاعت اسلام و تبلیغ احمدیت ایک مجلس بنام صدر انجمن احمدیہ قائم کی جس کا صدر مقام ہمیشہ کے واسطے قادیان قرار دیا۔ اور جماعت احمدیہ کو تاکید کی۔ کہ وہ اپنے پاک اموال ان اغراض و مقاصد کے واسطے اس انجمن کے سپرد کریں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب معہ رفقاء اس انجمن کے سیکرٹری اور ممبر بنے۔ جماعت احمدیہ کو ایسا ہی کرنے کی تاکید کرتے رہے۔ مگر لاہور جا کر صدر انجمن احمدیہ کے کالعدم ہونے کا اعلان کیا۔ اور (لاہور میں) ایک مجلس بنام انجمن اشاعت اسلام قائم کی۔ اور اس کا مرکز لاہور قرار دیا۔ اور ان لوگوں کو تحریک کی کہ وہ اپنے اموال بجائے قادیان لاہور ارسال کریں اور اپنے امام اور مطاع کے منشاء کے خلاف اس کی وصیت میں تبدیلی کرتے ہوئے فمن بدّلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدّلونہ کے وعید کی پرواہ نہ کی ؛

(۶) حضرت احمد علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تاکید کی کہ تم پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ تم کسی مکفر و مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا امام تم میں سے ہو پھر ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ان کو رشتے دینے بند کر دیئے۔ مگر جناب مولوی محمد علی نے معہ رفقاء لاہور اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور ہر غیر احمدی خواہ وہ کوئی ہو اسکے اقتداء میں نماز جائز قرار دی۔ جنازے پڑھنے شروع کر دیئے۔ اور رشتے دینے جائز قرار دیئے۔ اور اپنے ہم خیالوں کو ایسا کرنے پر آمادہ کیا۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے فرمان خداوندی کو ٹھکرا دیا ؛

(۷) حضرت خلیفۃ المسیح اول نے تا دم وفات جناب مولوی محمد علی کو ترجمۃ القرآن لکھوایا۔ اور مولوی صاحب بحیثیت ملازم صدر انجمن بمبلغ دو صد روپے ماہوار خزانہ انجمن سے بطور تنخواہ وصول کر کے اس کا انگریزی ترجمہ کرتے رہے۔ مگر جونہی حضرت نور الدین اعظم نے وفات پائی۔ جناب مولوی صاحب نے ایبٹ آباد میں تکمیل ترجمہ کے بہانے پر صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ سے ایک ہزار روپیہ پیشگی وصول کیا۔ ہزار روپے کی قیمتی کتب قومی لائبریری سے لیں۔ اور صدر انجمن کا ٹائپ رائٹر ساتھ لے کر لاہور پہنچ وہاں اعلان کر دیا۔ کہ یہ سب کچھ میرا ہے۔ اور پھر حضرت نور الدین رض کے ترجمۃ القرآن میں تصرف کر کے احمدیت کے مخصوص مسائل نکال دئے۔ اور بددیانتی و خیانت پر مہر کر دی۔ اور ولا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون کی پرواہ نہ کی پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یحب الخائنین یعنے خائن اور بددیانت خدا کا محبوب نہیں بن سکتا ؛

(۸) جناب مولوی محمد علی نے جس مقدس انسان کو جنوری ۱۹۰۲ء لغایت مارچ ۱۹۱۴ء بار بار بلکہ صدہا مرتبہ۔ نبی۔ رسول۔ پیغمبر۔ نبی آخر الزمان وغیرہ کہا۔ پھر اخبار پیغام صلح لاہور دسمبر ۱۹۱۳ء و اکتوبر ۱۹۱۵ء میں دو بار حلفیہ اعلان کیا۔ کہ وہ حضرت احمد کو نبی اور رسول اور آپ پر ایمان مدار نجات یقین کرتے ہیں اسی کو لاہور جا کر مرتبہ نبوت و منصب رسالت سے گرانے کی سعی ناکام میں ۱۷ سال گزارے۔ اور اس کو صرف ایک مجدد قرار دیا۔ اور صاف لکھا۔ کہ اس کا ماننا نہ جزو ایمان ہے۔ نہ مدار نجات

(۹) باوجود جمیع منکرین و مکفرین حضرت احمد علیہ السلام کو مسلمان قرار دیا۔ اور ان کے اقتداء میں نماز کے جواز کا فتویٰ دیا اور حضرت محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی اور ابن حضرت مسیح موعود کو منکرین احمد کی تکفیر کی بناء پر کافر قرار دیا۔ اور جماعت احمدیہ کے اقتداء میں ادائے نماز سے اپنے ہم خیالوں کو منع کیا بلکہ حرام قرار دیا۔ اور خدا کے رسول کے مومنوں کو کافر کہکر اپنے کفر پر رضامند ہوا۔

اقوام سے ہمدردی رکھنے والے شاعروں سے پست اقوام کی درخواست

آج تک کوئی ایسی نظم ہندوستان بھر میں نظر نہیں آئی جو غریب قابل رحم پست اقوام کی دردناک حالت کو پبلک کے سامنے واضح کر سکے۔ اور بتا سکے۔ کہ کیسے کیسے سخت مظالم ہم غریب لوگوں پر اونچی ذات کہلانیوالے اصحاب کی طرف سے دھرم کی آڑ میں ہوتے رہتے ہیں۔ ایک عام سچا نظارہ بطور نمونہ کے پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک اچھوت جاتی کی ایک غریب لڑکی جسکی عمر قریباً ۱۰ برس کی تھی۔ وہ بہار فصل کاٹنے کے ایام میں اپنے محلّہ کی دیگر عورتوں کیساتھ گیہوں کے سٹے چننے کے لئے کھیتوں میں جاتی ہے۔ واپس آتے ہوئے رستہ میں اسکو شدت گرمی سے پیاس لگتی ہے۔ شہر میں داخل ہوتے ہی ایک کنوئیں پر جہاں ایک عورت پانی بھر رہی تھی۔ وہ پانی پینے کیلئے درخواست کرتی ہے لیکن وہ عورت اونچی ذات ہونیکی وجہ سے اس غریب معصوم چھوٹی لڑکی کے ایسے عزیبانہ سوال پر کچھ توجہ دینے کی بجائے الٹا اس لڑکی کو دھمکا کر دور کر دیتی ہے اور وہ لڑکی اس رنج میں اپنے خدا کے آگے گریہ وزاری کے ساتھ فریاد کرتی ہے کہ کیوں اس کو ایسی ذات کے اندر پیدا کیا گیا ؛

مذکورہ بالا مضمون پر اگر کوئی شاعر ایسی نظم اخبار کے ذریعہ یا براہ راست بندہ کے نام پر ارسال فرمائیں۔ تو ان کو بہت بھاری ثواب ہوگا اور معصوم غریب بچے اور انکے والدین دل وجان سے ایسی نظمیں لکھنے والے فرشتہ سیرت شاعروں کو ہمیشہ اپنی نیک دعائیں دینگے۔ دنبدہ دیوی دیال سیکرٹری آدی اچھوت سبھا (چھاؤنی فیروزپور)

برلن میں نماز عید الاضحیٰ

جب سے برلن میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے مسجد تعمیر کی ہے۔ مسلمانوں میں تفرقہ پڑ گیا۔ اور ایک عرصہ سے برلن میں جہاں حد سے حد دو سو کے قریب مسلمان ہوں گے دو جگہ نماز ہوتی ہے۔ ایک مسجد میں اور ایک دوسری جگہ۔ اس تفرقہ کی بہت سی وجوہات ہیں جن پر یہاں بحث کرنا۔ اصلی مقصد کو محو کر دے گا۔ تاہم یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کو کم از کم معلوم ہو جائے کہ اس تفرقہ کے ذمہ دار اس مسجد سے تعلق رکھنے والے اور خاص طور پر مسجد کے موجودہ امام ہیں۔

مسجد کی طرف سے دعوت نامے شائع ہوئے۔ کہ ۸ ۱ اپریل کو دس بجے مسجد میں نماز ہوگی۔ تمام حضرات سے التجا کی جاتی ہے کہ وہ اپنے قومی لباس میں تشریف لائیں۔ وقت مقررہ پر ابھی حاضر ہوا۔ مسجد میں صرف وہی لوگ داخل ہو سکتے ہیں۔ جن کے پاس دعوت نامہ آیا ہو۔ اس کے علاوہ اگر کوئی مسجد کو دیکھنے بھی آئے تو اس کو داخلہ کی فیس ادا کرنی ہوتی ہے۔ بہر حال جب امام صاحب کو دیکھا گیا۔ جنہوں نے تمام دوسرے حضرات سے التجا کی تھی۔ کہ وہ قومی لباس میں تشریف لائیں تو بذات خود یورپین لباس میں مگر سر پر پگڑی تھی۔ گویا ان لوگوں کا یہی قومی لباس ہے۔ امام صاحب نے مسجد کو اس دفعہ بہت رونق دی تھی۔ کیونکہ ان کو معلوم تھا۔ کہ برلن میں آج کل نظام حیدر آباد دکن کے صاحبزادے تشریف رکھتے ہیں۔ جو مسجد میں تشریف بھی لائے۔

ساڑھے دس بجے کے قریب نماز شروع ہوئی۔ اور امام صاحب نے نماز پڑھائی نماز ختم ہونے کے بعد ایک ہندوستانی صاحب جو کہ حافظ قرآن ہیں۔ اٹھے اور کہا کہ نماز نہیں ہوئی اور نماز دوبارہ اور کوئی صاحب پڑھائیں بہت افسوس کی بات ہے کہ امام صاحب نماز تک نہیں پڑھا سکتے۔ جب کہ ان کے رہنما محمد علی صاحب نے اپنے قرآن میں لکھا ہے کہ نماز پڑھانے کا صرف اسی کو حق ہے جو کہ قرآن پاک اچھی طرح جانتا ہے۔ اکثر حیدر آبادی اصحاب نے اصرار کیا کہ نماز دوبارہ ہونی چاہیئے۔ مگر اسی دوران میں امام صاحب نے خطبہ شروع کر دیا۔ خطبہ جرمن زبان میں پڑھا گیا جو وہ لکھ کر لائے تھے۔ ان کے بعد امام صاحب نے انگریزی زبان میں دونوں شہزادوں کا تعارف کرایا۔ اکثر اصحاب نے پوچھا امام صاحب نے انگریزی میں کیوں تعارف کرایا۔ کیا ان کو ہندوستانی زبان نہیں آتی۔ مگر جہاں کسی صاحب نے اعتراض کیا۔ اس کو فوراً پکڑ کر نکال دیا جاتا

اسی روز شام کو ایک جلسہ پھر مسجد میں ہوا یہ جلسہ اس لئے ہوا کہ ان لوگوں کو جو کہ اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں بلایا جائے اور چائے وغیرہ دی جائے۔ شام کو مسجد میں میزیں اور کرسیاں رکھدی گئیں۔ بہت سے حضرات تشریف لائے۔ سگرٹ نوشی ہوں مذاق ہوئے جرمن نوجوان لڑکیاں آئیں۔ مسجد کی حرمت بالکل اڑا دی گئی۔ اس جلسہ کے لئے ایک مارک کا ٹکٹ تھا۔ بلکہ دروازہ پر ایک جرمن کو بٹھا رکھا تھا۔ جو کہ کسی کو بغیر ٹکٹ کے نہیں آنے دیتا تھا۔ اکثر غریب ہندوستانی طالب علموں کو اندر داخل ہونے دیا گیا۔ بلکہ ان کو نکال دیا۔ کیونکہ وہ ٹکٹ نہ خرید سکتے تھے یہ جلسہ رات کے گیارہ بجے تک رہا۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ہندوستانی مسلمانوں سے دریافت کرتا ہوں وہ سوچیں۔ کہ کیا یہ لوگ برلن میں اسلام کا حقیقی نمونہ پیش کر رہے ہیں اگر یہ لوگ اس قابل نہیں۔ تو بہتر ہے کہ مسجد کسی دوسرے کو دیدی جائے۔ امام صاحب ہمیشہ نماز غلط پڑھاتے ہیں مسلمانوں میں نااتفاقی پیدا کر رہے ہیں کیوں نہیں کسی دوسرے کو امام بنا دیا جاتا۔ امام صاحب کے پاس بہترین مکان جو کہ مسجد سے ملا ہوا ہے موجود ہے ہندوستان سے چار سو روپیہ ماہوار آتا ہے۔ اس غریب ہندوستان کی کمائی یوں برباد ہوتی ہے اگر کوئی غریب ہندوستانی لڑکا جس کے رہنے کو مکان نہ ہو اگر مسجد میں چلا جائے تو مار کر نکال دیا جائے پہلے جو امام تھے۔ انہوں نے وڈ ورچ بنک میں مسجد کو بیس ہزار مارک کے لئے رہن کر دیا۔ آخر میں برلن مشن سے تعلق رکھنے والے ہندوستانیوں اور خاص طور پر مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ خدا کے واسطے برلن کی مسجد کی خبر لیں اور ہم مسلمانوں کی حالت پر رحم کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے بہت جلد ایک قابل آدمی برلن روانہ کریں۔ ورنہ مسجد کو فروخت کر دیں۔ خادم الاسلام دین محمد

جماعت احمدیہ کلکتہ کا جلسہ

کلکتہ احمدیہ ایسوسی ایشن کے ممبروں کا ایک جلسہ انجمن کے دفتر واقعہ ۵ا پرنسپ سٹریٹ میں منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) ہم نے دلی رنج و افسوس کے ساتھ اپنے مرحوم بھائی قاضی محمد علی کے پھانسی پا جانے کی خبر پڑھی۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ اس بات کے لئے مناسب کارروائی کریں کہ گورنمنٹ ان فتنہ پردازوں کے خلاف جو کسی جماعت کے امام و پیشوا کی شان میں بے ہودہ سرائی کرتے ہیں۔ مناسب کارروائی کیا کرے۔

(۲) ہمارے مرحوم بھائی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور حضور کے خاندان کے دوسرے ممبروں کے ناموس کی حفاظت کے لئے جس شریفانہ اور جانبازانہ سپرٹ کا اظہار کیا ہے۔ انجمن ہذا اسے قابل تعریف و تحسین سمجھتی ہے۔ اور ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ قاضی صاحب مرحوم دوران سماعت مقدمہ میں اپنے دلیرانہ رویہ صداقت شعاری نیز سزائے پھانسی کا حکم سن کر بشاشت اور سکون خاطر کی وجہ سے جماعت کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ (سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ)

پنڈی بہاؤالدین میں مسلمانوں کا اجتماع

مسلمانوں کے ایک جلسہ میں جس میں بہت بڑا اجتماع تھا۔ مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء پاس کی گئی

پنڈی بہاؤالدین اور علاقہ کے مسلمانوں کا یہ جلسہ ان تمام قراردادوں کی پرزور حمایت کرتا ہے جو کہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے اجلاس منعقدہ دہلی ۵ و ۶ اپریل میں منظور ہوئیں اور اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ نام نہاد قوم پرست مسلمانوں کی جو کانفرنس بند دروازوں میں لکھنؤ میں منعقد ہوئی۔ ہرگز مسلمانوں کی نمائندہ نہ تھی۔ مسلمانوں کو اس پر بالکل اعتماد نہیں۔ اور مسلمان اس کی تجاویز کے کسی طرح سے پابند نہیں ہیں۔ یہ جلسہ خاص طور پر جتا دینا چاہتا ہے کہ جداگانہ انتخاب کا حق جو مسلمانوں کو اس وقت حاصل ہے مسلمان کسی صورت میں چھوڑنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ اور بعض حلقوں میں جو کوششیں اس امر کی جا رہی ہیں کہ جداگانہ انتخاب مسلمانوں کو صرف دس سال کے لئے دے دیا جائے۔ یا کسی اور اسی قسم کے مسئلہ پر معاملہ کا تصفیہ ہو جائے۔ وہ ان اقتصادی اور سیاسی وجوہات کے عدم احساس پر مبنی ہیں۔ جن کی وجہ سے جداگانہ انتخاب مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور مسلمان ان تجاویز میں سے کسی کو بھی قبول نہیں کر سکتے۔

اصلاح

اخبار الفضل میں جو اعلان میری وصیت کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس میں قوم غلط لکھی گئی ہے۔ میری قوم "وائیں" ہے۔ جو کشمیریوں کی ایک قوم ہے۔ ارائیں نہیں۔

محمد اسماعیل احمدی موصی نمبر ۲۳۰۱ (دالٹن ٹریننگ سکول لاہور)

جدید انگلش ٹیچر کو دیکھ کر فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یاد آگیا

جناب ماسٹر مسیح الدین صاحب بھوری سکول پوروہ کانپور فرماتے ہیں۔ "آج تک میری نظر میں دو کتابیں لڑکوں کی شمع ہدایت کے لئے درجہ اولیٰ رکھتی ہیں۔ لیکن کتاب جدید انگلش ٹیچر مصنفہ ماسٹر صدیق الحسن خان کو دیکھ کر خدا کا کلام فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یاد آگیا درحقیقت یہ کتاب بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ براہِ مہربانی ایک اور کتاب اس پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں" ؀

جناب آمنہ بیگم صاحبہ دختر جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب فوجی جمعدار قادیان تحریر فرماتی ہیں "جدید انگلش ٹیچر کو جلیبا سنا کرتی تھی۔ اس سے اولیٰ اور بہتر پایا۔ میں نے انگریزی میں کافی سے زیادہ لیاقت حاصل کر لی ہے اور انگریزی گرامر سے خوب واقفیت ہو گئی ہے جس کے لئے میں مصنف کی بہت شکور ہوں۔ کیونکہ اس کے بغیر میں انگریزی میں اس قدر لیاقت نہ حاصل کر سکتی تھی۔ وہ لوگ جو اپنی پردہ دار لڑکیوں کے لئے گھر میں استاد نہ رکھ سکتے ہوں۔ ان کے لئے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھلائے تو کل قیمت واپس منگوالیں ؀

قمر برادرز (الف) شملہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ قیمت ...

نور رجسٹرڈ

سرمہ نور

ایک اسی سالہ بزرگ کی شہادت

جناب قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب مینجر اخبار الفضل کے والد بزرگوار فرماتے ہیں:۔

میں نے سرمہ نور چند روز استعمال کیا مجھے بہت مفید ثابت ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ اب میں بغیر عینک بھی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ حالانکہ میری عمر ۸۱ سال ہے

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل تحریر فرماتے ہیں

میں نے آپکا سرمہ نور استعمال کیا ہے خارش چشم اور ککروں کے لئے مفید پایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کا استعمال عوارضات چشم کے لئے بہت مفید ہے

غرض بیشمار شہادتیں ثابت کر رہی ہیں۔

اور تجربہ آپکو بھی ثابت کر دیگا۔ کہ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی۔ ناخونہ خارش۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ اندھراتا غرض امراض چشم کے لئے سرمہ نور بے نظیر علاج ہے قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ ؀

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان دار الامان (پنجاب)

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی "اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک عہ ؀

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع شاہپور سرگودھا

سیرۃ النبی جلد ثالث پر تنقیدی نظر

ہر احمدی پر اس کا دیکھنا فرض ہے۔ باعث ازدیاد ایمان ہوگا جس میں سیرۃ النبی جلد ثالث پر ناقدانہ نظر ڈالکر ڈاکٹر محمد عمر صاحب۔ بی۔ ایم۔ ایس نے ان لغزشوں پر علمی روشنی ڈالی ہے۔ جو مصنف نے اس معرکۃ الآراء کتاب میں کی ہیں۔ اور یہ ضروری کر دیا ہے کہ جو لوگ سیرۃ النبی جلد ثالث پڑھیں۔ وہ اس تنقید پر بھی نظر ڈالیں۔ اس کتاب کی صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۸؍

ملنے کا پتہ

شوکت تھانوی نزد محل امام باڑہ آغا باقر (لکھنؤ)

"تریاق جگر"

کے متعلق شیخ جلال الدین امیر جماعت احمدیہ دہرم کوٹ بگہ کی رائے "حکیم محمد شریف صاحب کا تیار کردہ تریاق جگر ہم نے اپنے سامنے متعدد بیماریوں پر استعمال ہوتے دیکھا۔ جس سے بیماروں کو بہت فائدہ پہنچا۔ اس لئے ہم نے یہ چند الفاظ جو تحریر کر دیئے ہیں۔ کہ اس دوائی کے مفید ہونے میں کسی کو شبہ نہ ہو" 17/31 سکے

دستخط

شیخ جلال الدین امیر جماعت احمدیہ دہرم کوٹ بگہ

ایک بیوہ سے رشتہ کی ضرورت

جس کے کوئی اولاد نہ ہو۔ شریف خاندان ہو۔ خوبصورت اور خوب سیرت ہو۔ احمدیت کی تعلیم سے واقف ہو۔ دہلی یا لکھنؤ کی عورت کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر ۲۵ سال سے زاید نہ ہو۔ جس کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کا سرکاری ملازم ہے۔ اور تخمیناً چالیس ہزار روپیہ کی جائداد کا تنہا مالک ہے۔ اسکے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اور قوم کا سید ہے

ش معرفت دفتر ایڈیٹر اخبار الفضل قادیان پنجاب

غیر ممالک کو جانے والوں کے لئے سامان سہولیت

ان احباب کے آرام اور سہولیت کی خاطر جو ہندوستان سے غیر ممالک کو جاتے ہیں۔ اور ان کا گذر بمبئی۔ پوربندر۔ ممباسہ دار السلام وغیرہ سے ہوتا ہے۔ ہم نے ایک خاص انتظام کے ماتحت پاسپورٹ و پسنجر ایجنسیاں اور خوراک کا بندوبست کیا ہے اس لئے جماعت احمدیہ و دیگر احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر طرح کی سہولیت حاصل کرنے کے لئے ہم سے خط و کتابت کریں ؀

ہمارے آدمی ہر ایک مسافر کو جہاز اور گاڑیوں پر لیں گے

المشتہر

مینجنگ پروپرائیٹر ملک عبد الحمید احمدی (افریقہ والے)

نوٹ

بجائے "ملک بھائی" افریقہ والے" اینڈ کمپنی کے اب اس پتہ پر خط و کتابت کریں:

ملک پٹیل اینڈ کمپنی

۲۳۶ کالبا دیوی روڈ بمبئی نمبر ۲

خالص پارہ کی گولی

یہ گنگا بوٹی کے پانی میں خالص پارے سے تیار کیا جاتا ہے پچاس روپیہ انعام ہر وہ شخص حاصل کر سکتا ہے۔ جو اس میں ملاوٹ ثابت کر دے۔ نیز یہ گولی بغیر آگ دیئے تیار ہوتی ہے۔ اس کے فوائد تو بہت ہیں مختصر یہ کہ دودھ کو گرم کرتے وقت لٹکا کر پینے سے گولی کی برقی طاقت دودھ میں آجاتی ہے۔ جس کے اثر سے چند دن میں جسم کے اندر زبردست تحریک اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور دودھ معدہ میں نہیں پھٹتا۔ اور خوب اچھی طرح ہضم ہو کر خون بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ مرد و زن کے لئے بالکل بے ضرر چیز ہے۔ ایک گولی برسوں کام دے گی۔ ہر وزن کی گولی تیار کر کے بھیجی جا سکتی ہے۔ تولہ والی گولی کی قیمت صرف دو روپے بوٹی کے ذریعہ سرد طریق سے تیار کی ہوئی تولہ والی گولی آپ کو دوسری جگہ سے پانچ روپیہ میں بھی مشکل سے دستیاب ہوگی ؀

دو تولہ والی گولی ہے نسے لے گی

المشتہر

میراں بخش قاضی عبد اللطیف مالک ...

مینجر دواخانہ "ھو الشافی" چوک فرید امرتسر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— ۲۹ مئی کو شملہ سے آمدہ اطلاعات منظر ہیں۔ کہ فیڈریشن کمیٹی کا اجلاس ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء کو لنڈن میں شروع ہوگا

— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۱ جون ۱۹۳۱ء سے برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ کے لئے پارسل بذریعہ ہوائی ڈاک بھیجے جاسکیں گے۔ شرح پوسٹیج اور دیگر شرائط کا اعلان محکمہ ڈاک کی طرف سے بہت جلد کر دیا جائیگا۔

— مغلپورہ انجینیرنگ کالج کے ۱۱۱ طلباء میں سے ۵۹ نے استعفے دے دئے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مسلم طلباء کالج کے ایک معاملہ کے متعلق جب پرنسپل سے ملے تو اس نے مسلمانوں کے متعلق نہایت ناشائستہ الفاظ استعمال کئے اور مسلم طلباء سے صاف کہ دیا۔ کہ میں اب تم سے آمادہ بیکار ہوں۔ اور بہت زور کی ضرب لگانے والا ہوں۔ لاہور میں کئی ایک احتجاجی جلسے ہو چکے ہیں۔ اور مسلمان مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ اسے فی الفور تبدیل کر دیا جائے۔ واقعی ایسا کینہ توز شخص ایک سرکاری درس گاہ کا پرنسپل ہونے کا قطعاً اہل نہیں

— سول سروس کے امتحان مقابلہ میں کامیاب ہونے والوں کے علاوہ حکومت نے دو اسامیاں فرقہ وار مساوات کو پورا کرنے کے لئے خالی رکھی تھیں۔ جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری سکھ کو دی گئی ہے

— یوپی میں پلیگ پھوٹ رہا ہے۔ چنانچہ ڈائرکٹر آف ہیلتھ کا اعلان مظہر ہے کہ مئی میں قریباً تین سو اموات اس سے ہو چکی ہیں۔

— ۲۷ مئی کی شب کراچی کے یورپین کلب میں زور کے دھماکے کے ساتھ ایک بم پھٹا۔ مگر نقصان نہیں ہوا

— سنا ہے ملتان سنٹرل جیل کے ایک ویران کنوئیں میں بم پھٹا۔ اور اس کے علاوہ بھی دو بم ملے۔

— معلوم ہوا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں تمام عارضی کلرک برخواست کر دے گئے ہیں۔ کئی اسامیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ملازمین کا سفر خرچ اور دیگر مراعات بند کر دی گئی ہیں۔ گاڑیوں کی تعداد بھی کم کی جا رہی ہے مسافر گاڑیوں میں بک ہونے والے اسباب کے کرایہ میں ۱۵ فیصدی کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

— کانگریس کے اندر ہر جگہ پھوٹ۔ بد دیانتی اور غبن وغیرہ کی خبریں آ رہی ہیں۔ تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ شملہ کانگریس کمیٹی میں تین ہزار کا غبن معلوم ہوا ہے۔ دو پارٹیاں بن گئی ہیں۔ ایک جلسہ میں باہمی جنگ ہوئی۔ حیدرآباد سندھ کی کانگرس کمیٹی میں بھی شدید اختلاف کی وجہ سے انتخاب نہ ہو سکا۔ بنگال میں سوبھاش بابو اور سین گپتا کی مخالفت پھر زندہ ہو گئی ہے۔

— محرم قریباً ہر جگہ امن و امان سے گزر گیا۔ کلکتہ میں ہندوؤں نے تعزیہ پر ناریل کے خول پھینک کر شرارت کرنی چاہی مگر پولیس نے حالات پر قابو پالیا۔

— کانپور میں ہندوؤں نے میونسپلٹی کی اجازت کے بغیر ایک سڑک پر جہاں سے تعزیہ کا جلوس گزرتا تھا۔ بورڈ لگا دیا۔ جس کی وجہ سے علم سرنگوں ہوئے بغیر نہ گذر سکے۔ ہندو مسلم رہنماؤں نے مصالحت کرائی۔ مگر ہندو اس پر قائم نہ رہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ جب تک بورڈ نہ ہٹایا جائے۔ وہ نہ کوئی جلوس نکالیں گے۔ اور نہ تعزئے دفن کریں گے۔ ۲۷ سے انہوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ انہیں یہ بھی شکایت ہے کہ شرارت کے خیال سے ہندوؤں نے جلوسوں پر اینٹ پتھر برسائے۔ دیہات سے ہندو غنڈے بڑی تعداد میں کانپور میں جمع ہو رہے ہیں

— مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی جسے حکومت نے گاندھی ارون سمجھوتہ کی تعمیل میں رہا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ۲۸ مئی کو میعاد سزا پوری کر کے رہا ہوا۔

— ۲۸ مئی کو نواظلی ریلوے سٹیشن پر آتشزدگی کی وجہ سے دفتر۔ ریکارڈ۔ فرنیچر۔ آلات و اوزار ٹیلیگرافی اور مسافر خانہ سب کچھ جل گیا۔ آگ لگنے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

— وزیرستان کے فوجی رقبہ۔ ٹوچی۔ بنوں۔ رزمک میر علی۔ جنڈولہ اور وانو میں کھدر پوشوں کے داخلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

— امریکہ میں بیکاری روزافزوں ہے۔ اور غیر ملکی ملازمین برطرف کئے جا رہے ہیں۔ تا ان کی جگہ امریکن لگائے جاسکیں۔

— بورسد میں گاندھی جی نے مفاہمت دہلی پر ایک تقریر کی تھی۔ جس سے ایک سینما کمپنی نے بولنے والی فلم تیار کی۔ سورت میں اس فلم کی نمائش حکومت نے بند کر دی

— علی پور ریفارمیٹری سکول کے اڑھائی سو طلباء نے سپرنٹنڈنٹ کی تبدیلی پر برافروختہ ہو کر جیل کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ اور اس افراتفری میں ۱۳ قیدی لڑکے حراست سے نکل کر بھاگ گئے۔

— ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے پرنسپل لالہ سائیں داس تیس سالہ خدمات کے بعد خرابی صحت کی بناء پر کالج سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

— ۲۸ مئی کو کلکتہ میں ہندی ساہتیہ سمیلن کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہندی بھاشا کو ہندوستان کی علم زبان بنانے کے مسئلے پر غور کیا گیا۔ اور اس تحریک کو فروغ دینے کے لئے سرکردہ اصحاب کی کمیٹی بنائی گئی۔ جس میں مشہور کانگریسی ورکر مسٹر بوس اور مسٹر سین گپتا بھی شامل ہیں بنارس کے راجہ گوکل چند نے اس مقصد کے لئے پچاس ہزار روپیہ دیا۔ اس سے قبل بھی آپ چالیس ہزار روپیہ دے چکے ہیں۔ یہ بھی ہندوؤں کی قوم پرستی کی ایک دلیل ہے کہ ملک کی لنگوا فرینکا کے خلاف اس قدر جدوجہد کر رہے ہیں۔

— زمینداروں کی اقتصادی بدحالی کو دیکھتے ہوئے برما گورنمنٹ نے ۳۰ لاکھ روپیہ انہیں بطور قرض دینا منظور کیا ہے۔ نیز پرانے اور نئے قرضوں کی شرح سود دس کے بجائے ۴½ فیصدی کر دی ہے۔

— منشی گنج کے قریب ایک گاؤں میں ایک مشہور ساہوکار کے ہاں ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو ساہوکار کو قتل کر کے دس ہزار روپیہ لے گئے۔

— سرگودہا کے قریب ایک نو آبادی میں دو سکھ خاندانوں میں عداوت تھی۔ چند روز ہوئے اس نے خوفناک صورت اختیار کر لی۔ ایک شخص نے معمولی سی تکرار پر فریق ثانی کے ایک آدمی کو پستول سے ہلاک کر دیا لوگوں نے قاتل کو پکڑ کر ایک مکان میں بند کر دیا۔ اس کے ساتھ کچھ عرصہ سے ایک سادھو رہتا تھا۔ وہ فوراً بندوق لے کر آگیا۔ اور اس نے قاتل کو چھڑا لیا۔ اس پر دو نوں نے پھر فائر کئے۔ اور دو تین آدمی زخمی کر دئے۔ آخر ایک شخص کی سبک رفتار گھوڑیاں زبردستی چھین کر بھاگ گئے۔

— گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ ۱۹۳۲ء میں کوئی اسامی نہ ہوگی۔ اس لئے امسال انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس۔ ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ اور انڈین ریلوے اکاؤنٹس سروس میں داخلہ کے لئے مقابلہ کے امتحان نہیں ہوں گے۔

— دربار ٹراونکور نے ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ ۲۵ ہزار کی رقم یکمشت اور ایک ہزار سالانہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ پہلی رقم ادا کی جاچکی ہے۔

— "زہریلا جرنلزم" کے عنوان سے گاندھی نے اپنے اخبار میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں ان اخبارات کی پرزور مذمت کی ہے جو فرقہ وار کشیدگی پھیلاتے اور سیاسی تشدد کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کیا ہندو اخباروں پر کچھ اثر ہوگا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا